بخدمت جناب مہتمم صاحب دارالعلوم کورنگی کراچی

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۱۹/۲۱۷

مسئلہ:

جناب اعلیٰ!

محترم جناب مفتی صاحب دارالعلوم کورنگی کراچی، زید اور اس کی بیوی کے آپس میں اختلافات کی وجہ سے بیوی کی جانب سے طلاق کے مطالبے پر طلاق دی گئی اور مہر موجل -/Rs.50,000 (مبلغ پچاس ہزار روپے) طے پایا تھا جبکہ نکاح نامہ میں شق نمبر 16 میں درج ہے کہ آیا پورے مہر یا اس کے کسی حصے کے عوض میں کوئی جائیداد دی گئی ہے، تو اس جائیداد کی صراحت اور اس کی قیمت جو فریقین کے مابین طے پائی ہے، اس شق کے سامنے، درج ہے کہ دولہا کے والد کے مکان میں سے جو بھی حصہ ملے گا مذکورہ دلہن کے نام پر رہے گا، اب متعلقہ (مدخول بھا) بیوی کو پچاس ہزار روپے ادا کیئے جائیں یا شق نمبر 16 کے مطابق مکان کا وہ حصہ اس کے نام کیا جائے یا دونوں دیئے جائیں۔

نوٹ: جس وقت حصے کے بارے میں لکھا تھا اس وقت والد حیات تھے۔ اب فوت ہو چکے ہیں۔

۲۔ ان کی کوئی اولاد نہ ہونے کی وجہ سے بیوی کی بھانجی ان کو ہبہ کی گئی تھی، آیا وہ بچی زید یا اس کی بیوی کو دی جائے یا ان کے والدین کے سپرد کی جائے، تفصیلی جواب تحریر فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

واضح رہے کہ زید نے مطلقہ کو 22 سال بعد طلاق دی، تین طلاقیں دی ہیں، مطلقہ اپنے میکے چلی گئی ہے۔ (اب مطلقہ کا کزن مطالبہ کر رہا ہے) اپنی منہ بولی بیٹی کے ساتھ کہ مطلقہ کا شوہر اس بچے کا نان نفقہ ادا کرے، جبکہ مطلقہ خود مطالبہ نہیں کر رہی، آیا بیوی کے کزن کا یہ حق بنتا ہے کہ مذکورہ بچی کے نان و نفقہ کا مطالبہ زید سے کرے۔ شرعی احکام سے مطلع فرمائیں۔ فی الحال بچی کی عمر (6) سال ہے۔ نیز یہ بھی واضح کریں کہ بچی کے بالغ ہونے کے بعد زید سے اس کا پردہ ہوگا یا نہیں ہوگا، جبکہ جس وقت بچی کو لیا گیا تھا، اس وقت اس کی عمر ۱۲ دن تھی، جبکہ زید نے اس بچی کو اپنے خاندان میں سے کسی محرم عورت کا دودھ نہیں پلوایا۔

(جواب منسلک ہے)

سائل: سجاد اشرف
پتہ: N-1123 یسرہ سکوائر ڈیلا ندھی کراچی
نمبر: 03482096182

Scanned by CamScanner

فارم نمبر ۲

(دیکھئے قاعدہ نمبر ۱۰،۸)

مسلم خاندانی قوانین کے آرڈیننس مجریہ ۱۹۶۱ء (ہشتم ۱۹۶۱ء) کے تحت وضع کئے ہوئے قواعد کے قاعدہ نمبر ۸ اور نمبر ۱۰ کے تحت مجوزہ

فارم

نکاح نامہ

۱۔ وارڈ کا نام 126 ٹاؤن / یونین [illegible] تحصیل / تھانہ [illegible] اور ضلع [illegible] جس میں شادی وقوع پذیر ہوئی

۲۔ دولہا اور اس کے والد کا نام معہ ان کی سکونت بالترتیب: جشنر حسین ولد حاجی [illegible] 193 [illegible] 35 [illegible]

۳۔ دولہا کی عمر: 22 سال

۴۔ دلہن اور اس کے والد کا نام معہ ان کی سکونت بالترتیب: [illegible]

۵۔ آیا دلہن کنواری ہے یا بیوہ یا مطلقہ: کنواری

۶۔ دلہن کی عمر: 17 سال

۷۔ اگر دلہن کی طرف سے کوئی وکیل مقرر کیا گیا ہے تو اس کا نام معہ ولدیت و سکونت: [illegible] کراچی

۸۔ دلہن کے وکیل کے تقرر کے بارے میں گواہوں کے نام معہ ولدیت کے ... ان کی دلہن کے ساتھ رشتہ داری۔
(۱) [illegible]
(۲) [illegible]

۹۔ اگر دولہا کی طرف سے کوئی وکیل مقرر کیا گیا ہے تو اس کا نام معہ ولدیت و سکونت

۱۰۔ دولہا کے وکیل کے بارے میں گواہوں کے نام معہ ولدیت و سکونت۔
(۱)
(۲)

۱۱۔ شادی کے گواہوں کے نام معہ ولدیت و سکونت۔
(۱) [illegible]
(۲) [illegible]

۱۲۔ شادی سرانجام پانے کی تاریخ: 4 / 4 / 1997

۱۳۔ مہر کی رقم: 50000 روپے

۱۴۔ مہر کی کتنی رقم معجل ہے اور کتنی مؤجل: [illegible]

۱۵۔ آیا مہر کا کچھ حصہ شادی کے موقعہ پر ادا کیا گیا اگر ادا کیا گیا ہے تو کس قدر۔ معجل

۱۶۔ آیا پورے مہر یا اس کے کسی حصہ کے عوض میں کوئی جائیداد دی گئی ہے اگر دی گئی ہے تو اس جائیداد کی صراحت اور اس کی قیمت جو فریقین کے مابین طے پائی ہے۔ دولہا کے والد کے [illegible] دلہن کے نام [illegible]

۱۷۔ خاص شرائط اگر کوئی ہوں۔ [illegible] 200 روپے فی ماہ کے حساب سے خرچہ ادا کرے گا

دارالافتاء

Scanned by CamScanner

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیًا

(۱)۔۔۔صورت مسئولہ میں زید کی مطلقہ بیوی کو مہر میں پچاس ہزار روپے(50,000) ملیں گے، والد کے مکان میں سے زید کا حصہ میراث اسکی بیوی کے مہر کا حصہ نہیں بنے گا، کیونکہ شرعی اعتبار سے مہر کے عوض مکان کا حصہ دینا صلح تھا، اور صلح کے بدلے جو چیز دی جائے س کا صلح کے وقت مالک ہونا ضروری ہے، جبکہ شادی کے وقت والد کے مکان میں زید کا کوئی حصہ نہیں تھا، لہٰذا یہ صلح درست نہیں ہوئی اور بیوی کا حق پچاس ہزار روپے(50,000) میں ہی رہا جسکی ادائیگی زید پر لازم ہوگی۔

بدائع الصنائع، دارالكتب العلمية – (٦ / ٤٨)

ومنها أن يكون مملوكا للمصالح حتى إنه إذا صالح على مال، ثم استحق من يد المدعي لم يصح الصلح؛ لأنه تبين أنه ليس مملوكا للمصالح فتبين أن الصلح لم يصح، ومنها أن يكون معلوما؛ لأن جهالة البدل تؤدي إلى المنازعة فتوجب، فساد العقد إلا إذا كان شيئا لا يفتقر إلى القبض والتسليم، كما إذا ادعى رجلان كل واحد منهما على صاحبه حقا، ثم تصالحا على أن جعل كل واحد منهما ما ادعاه على صاحبه صلحا مما ادعاه عليه صاحبه يصح الصلح، وإن كان مجهولا؛ لأن جهالة البدل لا تمنع جواز العقد لعينها بل لإفضائها إلى المنازعة المانعة من التسليم والتسلم فإذا كان مالا يستغنى عن التسليم والتسلم لا يفضي إلى المنازعة فلا يمنع الجواز إلا أن الصلح من القصاص في النفس، وما دونه تتحمل الجهالة القليلة في البدل، كما تتحمل في المهر في باب النكاح، والخلع، والإعتاق على مال والكتابة لما علم ولو صالح على مسيل، أو شرب من نهر لا حق له في رقبته، أو على أن يحمل كذا، وكذا جذعا على هذا الحائط، وعلى أن يسيل ميزابه في داره أياما معلومة لا يجوز؛ لأن ما وقع عليه الصلح في هذه المواضع مفتقر إلى القبض والتسليم فلم تكن جهالته محتملة لهذا لا يجوز بيعها، فلا يصح الصلح عليها، والأصل أن كل ما يجوز بيعه وشراؤه يجوز الصلح عليه، وما لا، فلا.

(۲)۔۔۔مذکورہ بچی کا نان نفقہ اور تربیت کی ذمہ داری اسکے والدین پر ہے، گود لینے والے مرد وعورت پر نہیں ہے، لہٰذا زید سے اس بچی کے نان ونفقہ کا مطالبہ کرنا کسی کیلئے جائز نہیں ہے۔

قال الله تعالیٰ:

{وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَكُمْ أَبْنَاءَكُمْ ذَلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِأَفْوَاهِكُمْ وَاللَّهُ يَقُولُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ (٤) ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ } [الأحزاب : ٤ ، ٥]

دار الافتاء

جاری ہے۔۔۔

اور نہ تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارا حقیقی بیٹا قرار دیا ہے۔ یہ تو باتیں ہی باتیں ہیں جو تم اپنے منہ سے کہہ دیتے ہو، اور اللہ وہی بات کہتا ہے جو حق ہو، اور وہی صحیح راستہ بتلاتا ہے۔

تم ان (منہ بولے بیٹوں) کو ان کے اپنے باپوں کے نام سے پکارا کرو۔ (۴) یہی طریقہ اللہ کے نزدیک پورے انصاف کا ہے۔ اور اگر تمہیں ان کے باپ معلوم نہ ہوں تو وہ تمہارے دینی بھائی اور تمہارے دوست ہیں۔

{وَعلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا} [البقرة : ۲۳۳]

ترجمہ: اور جس باپ کا وہ بچہ ہے اس پر واجب ہے کہ وہ معروف طریقے پر ان ماؤں کے کھانے اور لباس کا خرچ اٹھائے، (۱۵۴)۔ (ہاں) کسی شخص کو اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دی جاتی

الفتاوى الهندية – (۱ / ۵٦۰)

نفقة الأولاد الصغار على الأب لا يشاركه فيها أحد كذا في الجوهرة النيرة

ترجمہ: نابالغ اولاد کا نفقہ باپ پر ہے، اس میں اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں. واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

محمد اویس

محمد اویس سیالکوٹی عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۹/ محرم الحرام/ ۱۴۴۱ھ

19/ ستمبر/ 2019ء

الجواب صحیح

بندہ محمد عبد المنان عفی عنہ

نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۹/ محرم الحرام/ ۱۴۴۱ھ

۱۹/ ستمبر/ 2019ء

دار الافتاء
فتوی نمبر ۱۹/۲۱۰۷
مورخہ ۱۴۴۱/۱/۱۹
۲۰۱۹/۹/۱۹

الجواب صحیح

محمد طاہر عفا اللہ

۱۹/۱/۱۴۴۱ھ

نائب مفتی

Scanned by CamScanner